تحقیق وتنقید

علم الفتن: معنیٰ ومفہوم اور آغاز وارتقاء

——————— جناب محمد امجد خاں

لغوی مفہوم

عربی زبان میں فتن، فتنہ کی جمع ہے۔ فتنہ سے مراد آزمائش اور امتحان کے ہیں۔ زبیدیؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب 'تاج العروس' میں فتنہ کے لغوی معنیٰ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"معنی الفتنة: الابتلاء والامتحان والاختبار، وأصلها مأخوذ من الفَتْنِ، وهو اذا بة الذهب والفضة بالنار لتمييز الردی من الجيد" [۱]

فتنہ کے معنیٰ ہیں ابتلاء، امتحان اور آزمائش۔ اس کا اصل 'فتن' ہے، جس کے معنی ہیں سونا اور چاندی کو آگ میں پگھلانا، تاکہ خام چیز اصل سے جدا ہو جائے۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

"فتن: أصل الفتن ادخال الذهب لتظهر جودته من رداته واستعمل في ادخال الانسان النار۔۔۔في بلية وعذاب۔۔۔ههنا فتنة اعتباراً بما ينال الانسان من الاختبار بهم" [۲]

فتن سے مراد ہے سونے کو آگ میں ڈالنا، تاکہ اس سے خالص سونا ردی سونے سے الگ ہو جائے۔ یہ انسان کو آگ میں ڈالے جانے کے مفہوم میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔ اور فتنہ ابتلاء وعذاب کے

معنیٰ بھی دیتا ہے ۔۔۔فتنہ کا لفظ اس معنیٰ میں بھی استعمال کیا جاتا ہے کہ انسان کو امتحان وآزمائش میں ڈالا جائے۔

حدیث کے مشہور امام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فتنہ کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''الفتن بکسرالفاء جمع فتنۃ، وھی المحنۃ والفضیحۃ والعذاب ، ویقال أصل الفتنۃ الاختبار، ثم استعملت فیما أخرجتہ المحنۃ والاختبار الی المکروہ ، ثم أطلقت علی کل مکروہ ، وآئل الیہ کالکفروالاثم و التحریق والفضیحۃ والفجور وغیر ذلک'' ۳؎

الفتن فا کے کسرہ کے ساتھ ہے۔یہ فتنہ کی جمع ہے، جس کے معنی مشقت، رسوائی اور عذاب کے ہیں۔ معروف معنی میں فتنہ کا لفظ آزمائش پر بولا جاتا ہے۔ پھر یہ لفظ ہر اس چیز کے متعلق بولا جانے لگا جس میں کسی بھی دشوار معاملہ میں انسان کی آزمائش ہو۔ پھر یہ لفظ ہر ناپسندیدہ چیز اور اس چیز کی طرف لے جانے والے اسباب پر بولا جانے لگا، جیسے کفر، گناہ، رسوائی اور نافرمانی وغیرہ۔

درج بالا تعریفات سے معلوم ہوتا ہے کہ 'فتن' سے مراد آزمائش، ابتلاء، وقوع جنگ وجدال اور فساد و ہنگامہ کے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم

کتب حدیث میں ابواب الفتن یا کتاب الفتن کے زیر عنوان محدثین کرام نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جن کا تعلق قرب قیامت میں وقوع پذیر ہونے والے حالات وواقعات سے ہے، جن میں علاماتِ قیامت، ملاحم (خون ریز جنگیں) اور ان سے متعلق مخصوص مقامات اور متعین شخصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے، مثلاً ظہورِ مہدی، نزول عیسیٰ علیہ السلام، خروج دجال اور ان سے متعلق مقامات وغیرہ۔

تمام محدثین کرام نے 'الفتن' کے عنوان کے تحت نہایت بسط وتفصیل کے

ساتھ اپنے اپنے اسلوب کے مطابق ان احادیث کو جمع کیا ہے، نیز ان فتنوں سے حفاظت کے لیے نبوی ہدایات وتعلیمات بھی بیان کردی ہیں۔ چنانچہ یہ واقعات مکمل وضاحت کے ساتھ نکھر کر امت مسلمہ کے سامنے آئے اور فتنوں کے دور میں نبوی تعلیمات سے رہ نمائی میسر آئی۔

علامہ ابن کثیرؒ الفتن کے مفہوم کے متعلق لکھتے ہیں:

''کتاب الفتن، الملاحم الواقعة فی آخر الزمان مما أخبر به رسول الله صلی الله علیه وسلم و ذکر أشراط الساعة، والأمور العظام التی تکون قبل یوم القیامة'' ۴؎

الفتن آخری زمانے میں پیش آنے والی ان جنگوں کو کہتے ہیں جن کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی اور قیامت کی علامات، نیز ان عظیم واقعات کو کہتے ہیں جو قیامت سے پہلے پیش آئیں گے۔

حدیث کے معروف شارح ملا علی قاریؒ فتن کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے خروجِ دجال کو فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں اور اسے فتنوں میں عظیم فتنہ شمار کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

''الفتن جمع فتنة وهی الامتحان و تستعمل فی المکر والبلاء .... قیل ما یجری علی ظاهر الانسان وما یکون فی القلب من الشرک والریاء والحسد، وغیر ذلک من مذمومات الخواطر التی تجرالی عذاب القبر، أو الی عذاب النار(ومن فتنة الدجال) خصّ فانه أکبر الفتن حیث یجر الکفر المفضی الی العذاب المخلد'' ۵؎

الفتن فتنہ کی جمع ہے۔ اس سے مراد امتحان ہے۔ یہ سازش اور آزمائش کے معنی بھی استعمال کیا جاتا ہے...... یہ امتحان وآزمائش انسان کے ظاہر پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور شرک، ریا اور حسد کی صورت میں دل پر بھی واقع ہوتے ہیں۔ فتنہ کا لفظ ان تمام خطرناک اشیاء پر بولا جاتا ہے جو عذاب قبر یا جہنم کے عذاب تک پہنچا دیں۔ اس میں

فتنۂ دجال بھی شامل ہے، اس لیے کہ فتنۂ دجال فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ ہے، کیوں کہ یہ اس کفر تک پہنچا دے گا جو ہمیشہ کے عذاب کا سبب بن سکتا ہے۔

محدثینِ کرام نے فتنۂ دجال کو ابواب الفتن میں نمایاں حیثیت سے رقم کیا ہے۔ اسی طرح دیگر چھوٹی بڑی علامات اور ملاحم کو بھی الفتن کا موضوع سمجھا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالواحد ادریسی بیان کرتے ہیں:

"فتنہ کی اصطلاحی تعریف میں اس کے ساتھ پیش آنے والی اور اشیاء بھی شامل ہیں جیسے علاماتِ قیامت اور خوں ریز جنگیں"۔[۶]

الفتن کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ رقم طراز ہیں:

"یہاں فتنہ سے مراد وہ واقعات ہیں جن سے کسی بھی انسان کے دین کی آزمائش کی جاتی ہے.... قربِ قیامت میں پیش آنے والے پرفتن واقعات بھی ان میں شامل ہیں... اور قیامت کی علامات بھی ان میں شامل ہیں، جن کا تذکرہ احادیث میں کثرت سے ہوا ہے"۔[۷]

مذکورہ بالا تصریحات سے واضح ہو گیا کہ تمام محدثین و محققین کے نزدیک الفتن کے مفہوم میں تین چیزیں اور ان کے متعلقات شامل ہیں:

۱۔ امور عظام (شدید حالات و واقعات)

۲۔ اشراط الساعۃ (علاماتِ قیامت)

۳۔ ملاحم (خون ریز جنگیں)

علم الفتن کا آغاز وارتقاء

علم الفتن کا آغاز نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہی ہو گیا تھا۔ مثلاً سورۂ قمر کی پہلی آیت ملاحظہ کیجیے:

"اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ"

قیامت کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

اس آیت میں شق قمر کے واقعہ کا ذکر علامتِ قیامت کے طور پر کیا گیا ہے۔محدثین ومفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ چاند کے دوٹکڑے ہو جانے کا واقعہ نبی کریم ﷺ کی ہجرتِ مدینہ سے تقریباً پانچ برس پہلے مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا اور یہ واقعہ مشرکین کے انکارِقیامت کے رد میں امکانِ قیامت کی صریح علامت کے طور پر بیان کیا گیا۔۸؎ قرآنِ مجید میں اور بھی متعدد آیات ہیں جو علاماتِ قیامت پر دلالت کرتی ہیں۔اسی طرح ذخیرۂ حدیث میں احوال وعلاماتِ قیامت سے متعلق بہت سی روایات اس بات پر شاہد ہیں کہ حیاتِ نبوی میں ہی اس علم کو تخصیص حاصل ہو چکی تھی۔حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں ان احوال و واقعات کو ان کی اہمیت کی بنیاد پر مزید توجہ حاصل ہو چکی تھی، یہاں تک کہ حضور ﷺ کی زندگی کا طویل ترین خطبہ بھی اسی موضوع پر رہے۔بعض اصحاب کو ان کی لیاقت وصلاحیت کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے بالخصوص اس علم کی حفاظت واشاعت کے لئے منتخب فرمایا تھا، جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

"عن حذیفة قال: قام فینا رسول اللہ ﷺ مقاماً ما ترک شیئاً یکون فی مقامه ذٰلک الی قیام الساعة الا حدّث به، حفظه من حفظه ونسیه من نسیه، قد علم أصحابی ھؤلاء" ۹؎

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کو بیان کردیا۔جس نے ان کو یاد رکھا، اس نے یاد رکھا اور جس نے ان کو بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔اس واقعہ کو میرے یہ اصحاب جانتے ہیں۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ صحابہ اس علم سے واقفیت رکھتے تھے، البتہ بعض صحابہ کا علم اجمالی تھا اور بعض وہ تھے جو علم الفتن میں کامل دست رس اور اس سے خصوصی شغف رکھتے تھے۔اس علم میں مہارتِ تامہ رکھنے والے صحابۂ کرام میں سب سے ممتاز حضرت حذیفہ بن الیمانؓ ہیں، جنہیں اس پر عبور حاصل تھا اور رسول اللہ ﷺ

کی نگاہِ انتخاب کا سبب ان کی جانب سے فتن کے بارے میں سوالات کی کثرت ہی بنی۔ بعد ازاں نبی کریم ﷺ نے ان کو اس علم کے اسرار کا امین بنایا، جس کی بنیاد پر آپؓ کا لقب 'صاحب سر رسول اللہ ﷺ' (رسول اللہؐ کے رازدار) عہدِ رسالت ہی میں معروف ہو گیا تھا۔ علامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ بیان کرتے ہیں:

"كان صاحب سر رسول الله ﷺ.......وقال عبد الله بن يزيد الخطمي عن حذيفة: لقد حدّثني رسول الله ﷺ بما كان وما يكون حتى تقوم الساعة"۱۰

حضرت حذیفہؓ رسول اللہ ﷺ کے رازدار تھے۔۔۔ اس کی وجہ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی حضرت حذیفہؓ سے ہی روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ماضی کے احوال اور قیامت سے پہلے کے مکمل حالات بتا دیے تھے۔

حضرت حذیفہؓ خود اپنے متعلق فرماتے ہیں:

"والله! اني لأعلم الناس بكل فتنة هي كائنة، فيما بيني وبين الساعة، وما بي الا ان يكون رسول الله أسرّ اليّ في ذلك شيئاً، لم يحدّثه غيري"۱۱

اللہ کی قسم! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے فتنوں کو تمام لوگوں سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ رسول ﷺ نے مجھے راز کی وہ باتیں بتائیں جو میرے علاوہ اور کسی کو نہیں بتائیں۔

علم الفتن کے متعلق حضرت حذیفہؓ کی ثقاہت پر سب سے مضبوط شہادت حضرت عمرؓ کا اعتراف اور اپنے متعلق ان سے استفسار ہے۔ اس واقعہ کی پوری کیفیت امام مسلمؒ نے یوں بیان کی ہے:

"حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے کہا: مجھے یاد ہے۔

حضرت عمرؓ نے کہا: تم بہت جرآت مند ہو، وہ حدیث کس طرح ہے؟انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مرد کے اہل، مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی سے بھی آزمائش ہے، جس کا کفارہ روزہ، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے''۔ حضرت عمرؓ نے کہا: میری یہ مراد نہیں ہے۔ میری مراد تو وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح امڈ آئے گا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اے امیر المؤمنین: آپ کو اس فتنہ سے کیا خطرہ ہے؟ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک مقفل دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: اس دروازے کو کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ میں نے کہا: نہیں: بلکہ توڑا جائے گا، حضرت عمرؓ نے کہا: پھر اس بات کا زیادہ خدشہ ہے کہ وہ دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا: حضرت عمرؓ جانتے تھے کہ دروازے سے کیا مراد ہے؟انہوں نے کہا: ہاں، جیسے وہ جانتے تھے کہ صبح کے بعد رات ہے۔ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو من گھڑت نہیں ہے۔ پھر ہم حضرت حذیفہؓ سے یہ پوچھنے سے ڈرے کہ دروازہ سے کیا مراد ہے؟ ہم نے مسروقؒ سے کہا: تم پوچھو۔ انہوں نے پوچھا تو حضرت حذیفہؓ نے کہا: دروازے سے مراد خود حضرت عمرؓ تھے''۔ ۱۲؎

درج بالا روایت نہ صرف حضرت حذیفہؓ کے علمی استناد کی گواہ ہے، بلکہ اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ کبارِ صحابہؓ آپ سے قیامت کے احوال اور فتنوں کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے۔ مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں:

''حضرت عمرؓ نے حضرت حذیفہؓ کی تعریف اس بنا پر کی کہ انہوں نے فتن کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی احادیث من وعن یاد رکھیں اور پورے وثوق کے ساتھ بلا تأمل بیان کرنے کا دعویٰ کیا۔اس لیے کہ آپؓ نے پورے اہتمام کے ساتھ ان احادیث کو یاد رکھا تھا''۔ ۱۳؎

اصحابِ رسولؓ میں کثیر الروایۃ کا اعزاز رکھنے والے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ

کا بھی علم الفتن میں بڑا مقام تھا۔ انہوں نے اس علم کو دوسرے علوم کی طرح رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا تھا اوراس کی جزئیات وکلیات سے بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ اخبار الفتن پر اپنی دست رس کا اظہار انہوں نے خود ان الفاظ میں کیا ہے:

"حفظت من رسول اللہ وعاء ین :فأمّا أحدھمافبثثته، وأما الآخرفلو بثثته قطع ھذاالبلعوم" ۱۴؎

میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم کے دو برتن محفوظ کیے ہیں: ایک علم تو وہ ہے جو میں نے تم میں پھیلا دیا ہے اور دوسرا علم وہ ہے کہ اگر میں اس کو پھیلا دوں تو (ظالم حکم راں) میرا گلا کاٹ ڈالیں۔

اس روایت میں رسول اللہ ﷺ سے حاصل اور محفوظ کی جانے والی چیزوں کو حضرت ابوہریرۃ ؓ نے علم کے دو برتنوں سے تشبیہ دی ہے: پہلے علم سے مراد سنت کا علم ہے، جو مسائل و احکام اور فضائل وترغیب سے تعلق رکھتا ہے، جب کہ دوسرے علم سے مراد کیا ہے؟ اس سلسلے میں محدثین کی مختلف آراء ہیں۔ اکثر محدثین کے ہاں اس سے مراد علم الفتن و أشراط الساعۃ ہے۔ علامہ ابن حجر العسقلانیؒ اس روایت کی شرح میں تحریر کرتے ہیں:

"یحتمل أن یکون أراد مع الصنف المذکور ما یتعلق بأشراط الساعۃ وتغیر الأحوال والملاحم فی آخر الزمان" ۱۵؎

اس بات کا احتمال ہے کہ علم کی اس دوسری قسم سے مراد وہ واقعات ہوں جن کا تعلق قیامت کی علامات، حالات کے تغیر اور آخری زمانے کی خون ریز جنگوں سے ہے۔

اسی مفہوم کی ترجمانی کرتے ہوئے شارحِ مشکوۃ علامہ عبدالحلیم بن عبدالرحیمؒ لکھتے ہیں:

"اس سے مراد وہ علم ہے جس کا تعلق ان کے زمانہ کے منافقین کے ناموں، بنوامیہ کے ظالم حکم رانوں اور آخری زمانہ میں رونما ہونے والے فتنوں سے ہے"۔ ۱۶؎

علم الفتن سے واقفیت رکھنے والے تیسرے صحابی حضرت تمیم بن اوس داریؓ ہیں۔آپ ہی وہ واحد صحابی ہیں جن سے خود رسول اللہ ﷺ نے واقعۂ جساسہ روایت کیا ہے۔واقعہ جساسہ سے مراد آپؓ کی دجال سے طویل ملاقات کا واقعہ ہے۔غالباً آپ اب تک کے واحد انسان ہیں جس نے دجال سے ملاقات کی۔جساسہ اور دجال سے ہونے والی ملاقات، قربِ قیامت کی علامتوں اور علم الفتن پر آپ کی مہارت کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں آپ کو خطبۂ جمعہ سے پہلے وعظ کہنے کی اجازت دی، تاکہ آپ عوام الناس کو آئندہ پیش آنے والے فتنوں سے متنبہ کریں اور لوگوں کو ان خوف ناک حالات سے خبردار کریں،تاکہ مسلمان ان شرور سے نبرد آزما ہونے کے لیے تیار رہیں۔ ۱۷؎

ان تین حضرات کے علاوہ چند اصحابِ رسولؓ ایسے بھی ہیں جن سے ابواب الفتن کے متعلق متعدد روایات مروی ہیں، مثلاً حضرت عمر فاروقؓ ،حضرت علی مرتضیٰؓ ، ام المؤمنین حضرت ام سلمۃؓ ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت نواس بن سمعانؓ۔ان سے منقول مرویات اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ حضرات بھی علم الفتن سے مناسبت رکھتے تھے۔

علم الفتن کی تدوین

تیسرے مرحلہ میں علم الفتن مدوّن صورت میں سامنے آتا ہے۔علم الحدیث کا ایک جزو ہونے کی حیثیت سے اس کی تدوین کا زمانہ اور کیفیت بعینہ علم حدیث جیسی ہی ہے۔چنانچہ احادیث نبوی کے سب سے قدیم دست یاب مجموعۂ حدیث 'صحیفہ ہمام بن منبہ' میں علاماتِ قیامت پر چار احادیث نقل کی گئی ہیں۔۱۸؎ بعد ازاں تمام کتب حدیث میں مختلف عنوانات کے تحت باقاعدہ ابواب الفتن قائم کیے گئے۔مثلاً صحاح ستہ میں سے صحیح بخاری میں یہ ابواب 'کتاب الفتن ' کے نام سے،صحیح مسلم میں 'کتاب الفتن وأشراط الساعۃ' کے نام سے،سنن ابی داوٗد میں 'کتاب الفتن والملاحم ' کے عنوان

سے، جامع ترمذی میں 'أبواب الفتن عن رسول اللّٰہ' کے نام سے اور سنن ابنِ ماجہ میں 'أبواب الفتن' کے عنوان سے موجود ہیں۔سنن نسائی میں 'کتاب الجھاد' اور 'کتاب الاستعاذہ' کے زیرِ عنوان چند روایات مذکور ہیں۔ان کے علاوہ سنن بیہقی، مستدرکِ حاکم، مصنف ابنِ ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق میں بھی علم الفتن سے متعلق روایات مستقل ابواب کے تحت بیان کی گئی ہیں۔مسند احمد بن حنبل میں بھی کثیر تعداد میں فتن سے متعلق احادیث مروی ہیں۔

علم الفتن کی تدوین مرورِ زمانہ کے ساتھ ارتقائی مراحل طے کرتی گئی، یہاں تک کہ اس موضوع پر مستقل کتب وجود میں آئیں۔ذیل میں اس موضوع پر تحریر کی جانے والی چند مستقل تصنیفات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱۔ کتاب السنۃ و الفتن: اس کتاب کے مؤلف امام ابوسعید عبد الرحمٰن بن مہدیؒ (م۱۹۸ھ) ہیں۔امام احمد بن حنبل کے شیخ اور امام مالکؒ کے معاصر تھے۔ فقہ، حدیث اور علم اسماء الرجال میں بلند مقام رکھتے تھے۔[۱۹]

۲۔ الفتن: ابوعبداللہ حافظ نعیم بن حماد المروزیؒ (م۲۲۹ھ) نے تصنیف کی۔آپؒ امام احمد بن حنبلؒ کے قریبی ساتھیوں میں سے ہیں۔سب سے پہلی مسند آپ ہی نے مرتب کی تھی۔[۲۰] مذکورہ کتاب میں احادیث کی تعداد (۲۰۰۱) ہے۔ یہ کتاب علم الفتن میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔آپ اپنے عہد کے امام الحدیث، صاحب التصانیف، علوم اسلامیہ میں متقدم تھے۔آپ کی ثقاہت اور استناد پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔اگرچہ آپ کی کتب میں تفردات کی کثرت ہے[۲۱]۔اس کتاب کا عربی متن مطبوعہ شکل میں دست یاب ہے اور اردو ترجمہ کتاب الفتن کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

۳۔ کتاب الفتن: اس کی تالیف ابو اسحاق اسماعیل بن عیسیٰ العطار البغدادیؒ (م۲۳۲ھ) نے کی ہے۔آپ کا شمار بغداد کے سیرت نگاروں میں ہوتا ہے۔[۲۴]

۴۔ کتاب الفتن: اس کے مؤلف ابو بکر عبداللہ بن محمد المعروف ابنِ ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ) ہیں۔ آپ ممتاز محدث و مصنف تھے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد کتب تحریر کی ہیں۔ ۲۳؎

۵۔ الفتن: یہ علم الفتن کے موضوع پر ایک مختصر رسالہ ہے۔ اس کے مؤلف حنبل بن اسحاق الشیبانی (م ۲۷۳ھ) ہیں۔ آپ امام احمد بن حنبل کے چچا زاد بھائی اور شاگرد ہیں۔ ائمہ رجال آپ کو ثقہ مانتے ہیں۔ ۲۴؎

۶۔ الملاحم: یہ کتاب ابو الحسین احمد بن جعفر المناویؒ (م ۳۳۶ھ) نے قربِ قیامت کے احوال پر تحریر کی تھی۔ ۲۵؎ آپ نہایت ثقہ، امانت دار، قول و فعل کے سچے اور روایات نقل کرنے میں نہایت محتاط تھے۔ آپ کی مرویات قابل حجت سمجھی جاتی ہیں۔ کثیر التصانیف اور مختلف علوم میں عبور رکھتے تھے۔ ۲۶؎

۷۔ الفتن: یہ کتاب ابو بکر محمد بن حسین الاٰجریؒ (م ۳۴۰ھ) نے لکھی ہے۔ آپؒ بغداد کے مشہور فقیہ اور محدث اور کثیر التصانیف تھے۔ ۲۷؎

۸۔ الفتن: اس کی تالیف عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف ابی الشیخؒ (م ۳۶۹ھ) نے کی ہے۔ ۲۸؎ آپؒ محدث، حافظ الحدیث، ممتاز مفسر اور بلند پایہ مؤرخ تھے۔ ۲۹؎

۹۔ المنبہ للفطن من غوائل الفتن: اس کتاب کے مؤلف ابو الحسن علی بن محمد القابسیؒ (م ۴۰۳ھ) ہیں۔ ۳۰؎ آپ پانچویں صدی ہجری کے معروف محدث اور فقیہ تھے۔ ۳۱؎

۱۰۔ السنن الواردۃ فی الفتن: یہ کتاب ابو عمرو عثمان بن سعید الدانیؒ (م ۴۴۴ھ) نے تالیف کی ہے۔ یہ کتاب الفتن والملاحم اور الفتن الکاینۃ کے نام سے بھی معروف ہے۔ امام دانیؒ اپنے دور میں حافظ الحدیث، الاستاذ الکبیر اور شیخ القراء کے القاب سے مشہور تھے۔ علم الحدیث، علم القراءت اور علم اسماء الرجال میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ ۳۲؎

۱۱۔ کتاب الفتن: اس کتاب کے مؤلف ابوبکر محمد بن ولید الطرطوشی (م ۵۲۰ھ) ہیں ۔ یہ اپنے زمانے کے امام، متقی اور نہایت عابد وزاہد بزرگ تھے۔ ۳۵ مصر کے مستند فقیہ ومفتی اور قادر الکلام شاعر وادیب تھے۔ ۳۴

۱۲۔ أشراط الساعة: اس کی تالیف ابو محمد تقی الدین عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی (م ۶۰۰ھ) نے کی ہے۔آپ 'محدثِ اسلام' کے لقب سے مشہور تھے۔ ۳۵

۱۳۔ التذکرۃ فی أحوال الموتی و أمور الآخرۃ: اس کے مؤلف امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی (م ۶۷۰ھ) ہیں۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں: پہلے حصہ میں قیامت کے بعد کے احوال ہیں اور دوسرے حصے میں علم الفتن و أشراط الساعۃ پر سیر حاصل کلام کیا گیا ہے۔ امام قرطبیؒ روایات میں ثقہ اور علم تفسیر میں ممتاز مفسرین میں سے ہیں۔ امام ذہبیؒ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''آپ کی کتاب التذکرہ آپ کے علم وفہم کی دلیل ہے'' ۔۳۶ یہ کتاب شائع شدہ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید نے 'عبرت کا سامان' کے نام سے کیا ہے۔

۱۴۔ عقد الدرر فی أخبار الامام المنتظر: اس کی تالیف یوسف بن یحیی السلمی المقدسیؒ (م ۶۸۵ھ) نے کی ہے۔آپ ساتویں صدی ہجری کے معروف مؤرخ تھے۔ یہ کتاب مطبوعہ شکل میں دست یاب ہے۔ اس کا بڑا حصہ علامات الساعۃ الکبریٰ سے متعلق ہے۔ ۳۷

۱۵۔ النهاية في الفتن و الملاحم: علم الفتن کے موضوع پر یہ کتاب ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیرؒ (م ۷۷۴ھ) نے تحریر کی ہے۔آپ کا شمار آٹھویں صدی ہجری کے ممتاز مفسرین ومحدثین میں ہوتا ہے۔ آپ بلند پایہ مؤرخ اور روایات میں نہایت ثقہ اور مستند مانے جاتے ہیں۔ ۳۸ یہ کتاب علم الفتن کی روایات کے مستند مجموعہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں مرویات کے ساتھ ان کی تشریح وتوضیح کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مطبوعہ شکل میں دست یاب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ 'قربِ قیامت کے فتنے اور جنگیں' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

۱۶۔ القناعة فی ما تحسن الیه الحاجة من أشراط الساعة: یہ کتاب ابو الخیر محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م ۹۰۷ھ) نے لکھی ہے۔آپ فقیہ، قاری اور اپنے عہد کے نام ور محدث و مؤرخ تھے۔اصول فقہ اور علم الفرائض میں مکمل عبور رکھتے تھے۔ ۳۹؎

۱۷۔ القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر: ظہور امام مہدیؒ کے موضوع پر یہ کتاب احمد بن محمد بن حجر مکی الہیتمیؒ (م ۹۷۳ھ) نے تحریر کی ہے۔ آپؒ کا شمار مصر کے معروف فقہاء میں شمار ہوتا ہے۔تمام اسلامی علوم میں دست رس رکھتے تھے۔آپ نے کثیر تعداد میں کتب تصنیف کیں۔ ۴۰؎

علم الفتن وأشراط الساعة پر یہ مستقل تصنیفات عہدِ رسالت سے لے کر تاریخ اسلامی کے پہلے ہزار سال میں تحریر ہوئیں۔ان کتب کے مؤلفین کے زمانۂ حیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع پر تحریر و تالیف کا کام بغیر انقطاع کے مسلسل جاری رہا۔

علم الفتن پر چند اہم تالیفات

ذیل میں ان بعض اہم کتب کی فہرست پیش کی جاتی ہے جو مذکورہ بالا کتب کے بعد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آئیں۔ان میں سے بعض تو مکمل علم الفتن پر ہیں، جب کہ بعض کتب ایسی ہیں جو علم الفتن کے کسی خاص جزو پر تحریر گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	کتاب مؤلف	مطبوعہ	سن اشاعت
۱	الاشاعة لأشراط الساعة	محمد بن رسول البرزنجی الحسینی	دار الحدیث، القاهرة	۲۰۰۲ء
۲	أهوال یوم القیامة وعلاماتها الکبریٰ	علامہ محمد السفارینی	مؤسسة الکتب الثقافیة	۱۹۸۶ء
۳	الأحادیث الواردة فی الملحمة الکبریٰ	وائل ابراہیم محمد سعود	دار الفرقان للنشر والتوزیع عمان	۲۰۰۸ء

۴	أشراط الساعة	یوسف بن عبداللہ بن یوسف الوابل	دار ابن جوزی، دمام	۲۰۰۴ء
۵	أشراط الساعة الکبری فی ضوء القرآن الکریم	ڈاکٹر فہد بن عبدالعزیز الفاضل	دارِ طیبہ للنشر والتوزیع، بیروت	۲۰۰۴ء
۶	أشراط الساعة و العلامات الغری الوسطی	ماہر احمد صوفی	المکتبة العصریة، بیروت	۲۰۰۹ء
۷	أشراط الساعة و العلامات الکبری	ماھر احمد صوفی	المکتبة العصریة، بیروت	۲۰۰۴ء
۸	بشری البشر فی حقیقة المھدی المنتظر	محمود الغرباوی	دار الکتاب العربی، دمشق	۲۰۰۴ء
۹	علامات القیامة الکبری	الشیخ محمد متولی الشعراوی	المکتبة العصریة، بیروت	۲۰۰۹ء
۱۰	علامات القیامة و أشراطھا	ڈاکٹر سید الجمیلی	دار مکتبة الھلال، بیروت	۱۹۹۶ء
۱۱	حدیث الفتن و الثورات	منصور عبدالحکیم	دار الکتاب العربی، دمشق	۲۰۱۴ء
۱۲	اتحاف الجماعة بما جاء فی الفتن والملاحم وأشراط الساعة	محمود بن عبداللہ التویجری	دار الصمیعی، ریاض	۱۴۱۴ھ
۱۳	المسیح المنتظر و نھایة العالم	عبدالوہاب عبدالسلام	دار السلام للنشر والتوزیع، بیروت	۲۰۰۸ء

۱۴	الاذاعۃ بما کان وما یکون بین یدی الساعۃ	ابوالطیب محمد صدیق خان الحسینی البخاری القنوجی	دارالکتاب العربی، بیروت	۱۴۲۶ھ
۱۵	نہایۃ العالم	ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن العریفی	دارالتدمریۃ، ریاض	۲۰۱۰ء
۱۶	نہایۃ العالم	ڈاکٹر مصطفی مراد	کلیۃ الدعوۃ، جامعۃ الازہر، مصر	۲۰۰۳ء
۱۷	المسیحان یلوحان فی الافق	یوسف رشاد	دارالکتاب العربی، دمشق	۲۰۱۱ء
۱۸	یوم الغضب	ڈاکٹر سفر بن عبد الرحمٰن الحوالی، مترجم : رضی الدین سید	انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ، کراچی	۲۰۰۲ء
۱۹	ھر مجدون	امین محمد جمال الدین مترجم: پروفیسر خورشید عالم	صفہ پبلشرز، لاہور	۲۰۰۵ء
۲۰	عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسی علیہ السلام	علامہ سید انور شاہ کشمیری	زمزم پبلی کیشنز، کراچی	۱۴۲۵ھ
۲۱	معرکۂ ایمان و مادیت	مولانا سید ابوالحسن ندوی	مجلس نشریات اسلام، کراچی	۱۹۷۲ء
۲۲	علامات قیامت اور نزول مسیح	مفتی محمد شفیع	مکتبہ دارالعلوم، کراچی	۲۰۰۸ء
۲۳	دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال	سید مناظر احسن گیلانی	ادارہ تالیفات اشرفیہ	۱۴۲۵ھ

۲۴	فتنۂ دجال۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں	مولانا حافظ محمد ظفر اقبال	مشتاق بک کارنر، لاہور	۲۰۱۱ء
۲۵	اصحاب کہف اور یاجوج ماجوج	مولانا ابو الکلام آزاد	طارق اکیڈمی، فیصل آباد	۲۰۰۰ء
۲۶	قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟	مجموعہ مضامین متفرق علماء	المیز ان، لاہور	۲۰۰۶ء
۲۷	عقیدہ ظہور مہدی	ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہید	مکتبہ شامزئی، کراچی	۲۰۰۸ء
۲۸	انبیاء کی سرزمین میں	مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی	ادارۃ المعارف، کراچی	۲۰۰۷ء
۲۹	دجال (۳ جلدیں)	اسرار عالم	طیب پبلشرز، لاہور	۲۰۰۵ء
۳۰	ظہور مہدی اور ہمارے اندازے	نثار احمد خاں فتحی	مکتبۃ الشیخ، کراچی	س۔ن
۳۱۔	دجال ۱۔۲۔۳	مفتی ابولبابہ شاہ منصور	السعید، کراچی	۲۰۱۰ء
۳۲	موسوعۃ أحادیث الفتن والملاحم وأشراط الساعۃ	ڈاکٹر ہمام عبد الرحیم السعید	جہاد الاستاذ للنشر، ریاض	۱۴۲۹ھ
۳۳	الأربعین فی الفتن	مفتی محمد مسعود ظفر	دار التحقیق، فیصل آباد	۲۰۱۴ء

درج بالا فہرست کے ذریعے علم الفتن کے علمی و تحقیقی ذخیرہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر اس کے علاوہ بھی کثیر تعداد میں مستند کتب تحریر کی جا چکی ہیں۔

حواشی و مراجع

۱۔ الزبیدی، سید محمد مرتضیٰ الحسینی، تاج العروس من جواہر القاموس، کویت: التراث العربی، ۲۰۰۱، ۳۵/ ۴۹۲

۲۔ اصفہانی،راغب،امام،مفردات،قاہرہ:المکتبۃ الیمینیۃ،۱۳۲۴ھ،ص ۳۸۷
۳۔ العسقلانی،ابن حجر،فتح الباری بشرح صحیح البخاری،دارالمعرفۃ: بیروت،۱/۳۰۳
۴۔ ابن کثیر،اسماعیل بن عمر،النہایۃ فی الفتن والملاحم،القاہرۃ:دارالحدیث،۲۰۰۳ئ،ص ۷
۵۔ قاری،ملاعلی،مرقاۃالمفاتیح شرح مشکوۃالمصابیح،بیروت: دارالفکر،۲۰۰۲ئ،۱/۲۰۹
۶۔ الادریسی،ڈاکٹرعبدالواحدادریس،فقہ الفتن،ریاض:دارالمنہاج للنشر والتوزیع،۲۰۰۲ئ،ص ۲۹
۷۔ کاندھلوی،محمدادریس،التعلیق الصبیح علیٰ مشکوٰۃ المصابیح،دمشق:مطبعۃ الاعتدال،س۔ن، ۶/۱۳۳، ۱۳۴
۸۔ مودودی،سیدابوالاعلیٰ،تفہیم القرآن،لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت،۱۹۷۷ء،۵/۲۲۸
۹۔ القشیری،مسلم بن الحجاج،ابوالحسین،الامام،الجامع الصحیح، ۷۲۶۳
۱۰۔ العسقلانی،ابن حجر،امام،تہذیب التہذیب،حیدر آباد دکن: مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، ۱۳۲۵ھ،۲/۲۲۰
۱۱۔ القشیری،مسلم بن الحجاج،الجامع الصحیح، ۷۲۶۲
۱۲۔ حوالۂ سابق، ۷۲۶۸
۱۳۔ عثمانی،محمدتقی،تکملہ فتح الملہم بشرح صحیح مسلم،بیروت: داراحیاءالتراث العربی،۶/۲۲۵
۱۴۔ بخاری،محمدبن اسماعیل،الجامع الصحیح،۱۲۰
۱۵۔ العسقلانی،ابن حجر،امام،فتح الباری بشرح صحیح البخاری،بیروت: دارالمعرفۃ،۱/۲۱۷
۱۶۔ چشتی،محمدعبدالحلیم،البضاعۃ المزجاۃ فی شرح المشکوٰۃ،ملتان: مکتبہ حقانیہ،۱/۵۲۷
۱۷۔ الذہبی،شمس الدین،سیراعلام النبلائ،لبنان: بیت الافکارالدولیۃ،۱/۶۳۔۱۲۶۲
۱۸۔ محمدحمیداللہ،تحقیق صحیفہ ہمام ابن منبہ عن ابی ہریرۃ ؓ،لاہور:بیکن بکس،۲۰۰۷ئ،۲۲ تا ۲۵
۱۹۔ القاضی،عیاض،ترتیب المدارک وتقریب المسالک،المملکۃ العربیہ السعودیۃ:وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ،۱۴۰۳ھ،ص ۲۰۷
۲۰۔ الذہبی،شمس الدین،سیراعلام النبلائ،دارالفکرللطباعۃ والنشر والتوزیع،۹/۲۴۹-۲۵۸
۲۱۔ حوالۂ سابق
۲۲۔ الندیم،محمدبن اسحاق،الفہرست،بیروت: دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر،ص ۱۵۹
۲۳۔ حوالۂ سابق،ص ۳۲۰

۲۴۔ الذھبی، شمس الدین، الامام، سیر اعلام النبلائ، ۱۰/۴۶۱

۲۵۔ الدعجانی، طلال ابنِ سعود، موارد ابنِ عساکر فی تاریخ دمشق، المملکۃ العربیہ السعودیۃ: وزارۃ التعلیم العالی، ۱/۴۷۴

۲۶۔ الخطیب البغدادی، تاریخ مدینۃ السلام، بیروت: دارالغرب، ۲۰۰۱ئ، ۱۱۵/۱۱۰-

۲۷۔ کحالہ، عمر رضا، معجم المؤلفین، بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۹۳ئ، ۲۵۲۳/

۲۸۔ الکتانی، محمد بن جعفر، الرسالۃ المستطرفۃ، بیروت: دارالبشائرالاسلامیۃ، ۱۹۹۳ئ، ص ۴۹

۲۹۔ کحالہ، عمر رضا، معجم المؤلفین، ۲/۷۶۲

۳۰۔ حوالۂ سابق، ۲/۲۰۵

۳۱۔ الذھبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلائ، ۵/۲۸۳۲

۳۲۔ کبری زادہ، احمد بن مصطفی، مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ، بیروت: دارالکتب العلمیۃ، ۲/۴۱

۳۳۔ ابن خلکان، احمد شمس الدین بن محمد، وفیات الاعیان، للطباعۃ دردارا، س۔ن، ۱/۵۴

۳۴۔ الذھبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلائ، لبنان: بیت الافکارالدولیۃ، ۵/۲۸۳۳

۳۵۔ الکتانی، محمد بن جعفر، الرسالۃ المستطرفۃ، بیروت: دارالبشائرالاسلامیہ، ۱۹۹۳ئ، ص ۴۹

۳۶۔ الذھبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلائ، لبنان: بیت الافکارالدولیۃ، ۷/۳۲۱۳

۳۷۔ کحالہ، عمر رضا، معجم المؤلفین، ۴/۱۷۹

۳۸۔ حوالۂ سابق، ۱/۳۷۳

۳۹۔ حوالۂ سابق، ۳/۳۹۹

۴۰۔ حوالۂ سابق، ۱/۲۹۳

پاکستان میں

سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی کے لیے رابطہ کریں:

جناب سجاد الٰہی صاحب، 27-A، لوہا مارکیٹ، مال گودام روڈ، بادامی باغ، لاہور

Tel: 0300-4682752, (R)5863609, (O)7280916

Email: abdulhadi_133@yahoo.com